تعمیلِ حکم اور امیدِ رحمت کی ادائیں

مدرّس : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ:

((اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اِشْتَدَّ صِیَاحُھُمَا، فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: اَخْرِجُوْھُمَا، فَلَمَّا اُخْرِجَا قَالَ لَھُمَا : لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ صِیَاحُکُمَا؟ قَالَا : فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا ، قَالَ: اِنَّ رَحْمَتِیْ لَکُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَکُمَا حَیْثُ کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ، فَیَنْطَلِقَانِ ، فَیُلْقِیْ اَحَدُھُمَا نَفْسَہٗ، فَیَجْعَلُھَا عَلَیْہِ بَرْدًا وَسَلَامًا، وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ، فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَہٗ، فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: مَا مَنَعَکَ اَنْ تُلْقِیَ نَفْسَکَ کَمَا اَلْقٰی صَاحِبُکَ نَفْسَہٗ؟ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ، فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ : لَکَ رَجَاؤُکَ ، فَیَدْخُلَانِ جَمِیْعًا الْجَنَّۃَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ)) (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’دوزخ کے اندر جانے والوں میں دو شخص ہوں گے کہ ان کی چیخ و پکار بڑی زور کی ہوگی۔ پس حق تعالیٰ فرمائے گا کہ ان کو نکال کر لاؤ۔ انہیں نکالا جائے گا تو ان سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا: اتنا کیوں چیخ رہے ہو؟ عرض کریں گے: اس لیے تاکہ آپ ہم پر رحم فرمائیں۔ ارشاد ہوگا: اچھا' میرا رحم تمہارے ساتھ یہی ہے کہ جاؤ اور دوزخ میں جہاں تم پڑے تھے وہیں اپنے آپ کو ڈال دو۔ چنانچہ دونوں چلیں گے اور ایک تو اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا اور حق تعالیٰ اس کو اس پر ٹھنڈا اور سلامتی بخش بنا دے گا۔ جب کہ دوسرا کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو دوزخ میں نہ ڈالے گا۔ پس حق تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تُو نے اپنے آپ کو (آگ میں) کیوں نہ ڈالا جیسا کہ تیرے ساتھی نے اپنے آپ کو ڈال دیا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! مجھے یہ اُمید تھی کہ آپ (جب فضل فرما کر) مجھے اس سے نکال چکے تو اب اس میں واپس نہ فرمائیں گے۔ پس حق تعالیٰ فرمائے گا: اچھا تیری امید بحال! چنانچہ دونوں اللہ کی رحمت سے ایک ساتھ جنت میں چلیں جائیں گے (کہ ایک کی تعمیل حکم کا انداز پسند آیا اور دوسرے کی رجاءِ رحمت کی ادا بھائی کہ رحمتِ حق بہانہ می جوید)۔‘‘

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ ان دو اشخاص کا ذکر کرتے ہیں جن کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ زور زور سے چیخیں چلّائیں گے۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ دونوں کو وہاں سے نکال لاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھیں گے کہ تم اس قدر کیوں چیخ چلّا رہے ہو؟ وہ کہیں گے: پروردگار! ہم چیخ رہے تھے تاکہ آپ ہم پر رحم کریں۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارے لیے تو میرا رحم یہی ہے کہ تم دوزخ میں جہاں پڑے تھے وہیں اپنے آپ کو ڈال دو۔

(۱) سنن الترمذی'ابواب صفۃ جھنم' باب ما جاء ان للنار نفسین وما ذکر من یخرج من النار من اھل التوحید۔

ان میں سے ایک تو چل کر اپنے آپ کو پھر دوزخ میں ڈال دے گا۔ حق تعالیٰ اس کے لیے اسے ٹھنڈا اور سلامتی بنا دے گا۔ مگر دوسرا وہیں کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو دوزخ میں نہ ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: تیرے ساتھی نے تو اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دیا‘ تم کیوں جہنم میں نہ گئے اور کھڑے رہے؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں امید کرتا تھا کہ آپ مجھے دوزخ سے نکال چکے ہیں اور اب پھر اس میں واپس نہ ڈالیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تیری امید پوری کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ دونوں جنت میں چلے جائیں گے۔ ایک اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا تعمیل حکم کا انداز پسند آ گیا اور دوسرا اس لیے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید تھی۔

اللہ تعالیٰ کی ہر صفت لامحدود ہے۔ اسی طرح اس کی صفت رحمت کی بھی کوئی حد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ؕ﴾ (الاعراف:١٥٦) ’’بے شک میری رحمت ہر شے سے وسیع ہے‘‘۔ اگر وہ کسی جہنمی پر رحم کر کے اسے جنت میں پہنچا دے تو اس کا اختیار ہے۔ لیکن وہ کسی جنتی کو جہنم میں نہ ڈالے گا‘ کیونکہ وہ مائل بہ کرم ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ﴾ (الانعام:١٦٠) ’’جو کوئی ایک بھلائی لے کر آئے گا اس کو اس طرح کی دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔‘‘ جبکہ ایک گناہ کرنے والے کا ایک ہی گناہ لکھا جائے گا یا اس کو بھی اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ﴿٣٠﴾﴾ (الشوریٰ) ’’جو پڑتی ہے تم پر کوئی سختی سو وہ بدلہ ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ تو معاف بھی کر دیتا ہے۔‘‘ حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسی وقت اس کی ایک نیکی لکھ لی جاتی ہے اور اگر وہ نیکی کر لے تو اسے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اگر برائی کا ارادہ کرے تو اس کی نیت پر برائی نہیں لکھی جاتی۔ جب وہ برائی کر لے تو صرف ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے‘ بلکہ اگر کوئی برائی کا ارادہ کرے اور پھر اس سے باز رہے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر مہربان ہے‘ وہ تو مائل بہ کرم ہے۔ اس کی رحمت تو کوئی چھوٹا موٹا بہانہ چاہتی ہے تا کہ گنہگار کا گناہ معاف کر دے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے :

رحمتِ حق بہا نمی جوید رحمتِ حق بہانہ می جوید!

اس حدیث میں دوزخ میں ڈالے گئے دو شخصوں کی چیخ و پکار کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو دوزخ سے باہر نکالتا ہے اور ان کی چیخ و پکار کا سبب پوچھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں اُسی جگہ جانے کو کہتا ہے۔ ایک تو چلا جاتا ہے جبکہ دوسرا رحمت کی امید پر کھڑا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو جہنم میں واپس نہیں بھیجتا۔ ایک کی تعمیل ارشاد اللہ کو پسند آ گئی اور دوسرے نے رحمت کی امید لگائی تو اللہ نے اس کی امید پوری کر دی۔ سورۃ الشوریٰ کی آیت ۳۰ میں گزر چکا کہ اللہ تعالیٰ بندے کے بہت سے گناہ تو معاف بھی کر دیتا ہے۔ سورۂ فاطر میں ارشاد ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی برائیوں پر پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی بھی چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا۔ (آیت ۴۵) کیونکہ انسان تو خطا کا پتلا ہے‘ اس سے غلطی اور گناہ تو ہو ہی جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کی اکثر خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے‘ اگر ہر غلطی پر گرفت ہو جائے تو کوئی متنفس نہیں بچ سکتا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک گنہگار شخص سفر میں تھا۔ اسے سخت پیاس لگی۔ چلتے چلتے اسے ایک کنواں مل

گیا جس کا پانی کافی نیچے تھا۔ وہ اس کے اندر نیچے اترا اور پانی پی کر باہر نکلا۔ باہر آ کر اس نے دیکھا کہ ایک کُتّا پیاس کی شدت کی وجہ سے کیچڑ کھا رہا ہے۔ اسے کتے پر رحم آیا' وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے چمڑے کے موزے میں پانی بھر کر موزے کو دانتوں سے پکڑ لیا۔ کنویں سے نکل کر اس نے پیاسے کتے کو پانی پلایا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کی اس رحم دلی اور محنت کی قدر فرمائی اور اس شخص کی بخشش کا فیصلہ فرما دیا۔ (ماخوذ از بخاری و مسلم)

خوفِ خدا وہ جذبہ ہے کہ اللہ کی رحمت کو قریب کر دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾﴾ (الرحمٰن) ''اور جو کوئی اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اُس کے لیے دو جنتیں ہیں۔'' حدیث میں ایسے کئی واقعات مذکور ہیں کہ کسی انسان کا کوئی فعل جو اُس نے خدا کے خوف سے انجام دیا اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو گیا اور اسے جنت مل گئی۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک شخص نے اپنے نفس پر بڑی زیادتی کی (اور بڑا ظلم کیا' یعنی غفلت سے اللہ کی نافرمانی والی زندگی گزارتا رہا) جب اُس کی موت کا وقت آیا تو (اپنی پچھلی زندگی کو یاد کر کے اس پر اللہ کے خوف کا بہت زیادہ غلبہ ہوا' اور آخرت کے برے انجام سے وہ بہت ڈرا' یہاں تک کہ) اُس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا کر راکھ کر دینا' پھر تم میری اس راکھ میں سے آدھی تو کہیں خشکی میں بکھیر دینا' اور آدھی کہیں دریا میں بہا دینا (تاکہ میرا کہیں پتہ نشان بھی نہ رہے' اور میں جزا و سزا کے لیے دوبارہ زندہ نہ کیا جاؤں۔ اس نے کہا کہ میں ایسا گناہگار ہوں کہ) اللہ کی قسم! اگر خدا نے مجھے پکڑ لیا' تو وہ مجھے ایسا سخت عذاب دے گا جو دنیا جہان میں کسی کو بھی نہ دے گا۔ اس کے بعد جب وہ مر گیا' تو اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت پر عمل کیا (جلا کر اُس کی راکھ کو کچھ ہوا میں اڑا دیا' اور کچھ دریا میں بہا دیا)۔ پھر اللہ کے حکم سے خشکی اور تری سے اس کے اجزاء جمع ہوئے (اور اس کو دوبارہ زندہ کیا گیا) پھر اس سے پوچھا گیا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا: اے میرے مالک! تو خوب جانتا ہے کہ تیرے ڈر سے ہی میں نے ایسا کیا تھا۔ (رسول اللہ ﷺ نے یہ واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ نے اس بندہ کی بخشش کا فیصلہ فرما دیا۔'' (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

پہلے زمانے کا یہ شخص خدا کی شان اور صفات سے ناواقف تھا اور نیک بھی نہ تھا۔ لیکن موت سے پہلے اس پر خوفِ خدا کی کیفیت طاری ہو گئی' وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ کی گرفت سے بہت ڈرا۔ اس نے اپنے بیٹوں کو کہا کہ میرے مرنے کے بعد میری لاش کو جلا دینا اور میری راکھ کو خشکی اور دریا میں بکھیر دینا' تاکہ میرے زندہ ہونے کا امکان نہ رہے۔ چنانچہ بیٹوں نے ایسے ہی کیا۔ جب وہ اللہ کے حضور کھڑا ہوا تو اس سے پوچھا گیا کہ تو نے ایسے کیوں کیا؟ اس نے کہا کہ اے اللہ تیرے ڈر سے۔ اللہ تعالیٰ کو خوفِ خدا سے یہ جاہلانہ غلطی پسند آ گئی اور یہ اس کی بخشش کا سبب بن گئی۔ حدیث کی کتابوں میں اور بھی کئی ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ کوئی شخص محض خدا کے خوف کے ایک واقعے کے سبب بخش دیا گیا۔

اس حدیث میں مذکور ایک شخص کا خوفِ خدا یہ تھا کہ اس نے اللہ کے حکم کی فوراً تعمیل کی اور جہنم کی طرف چل دیا۔ دوسرا رحمت کی امید پر کھڑا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو بخش دیا۔ پہلے نے حکم الٰہی کی تعمیل کی جو اللہ کو پسند آ گئی۔ دوسرے نے رحمت کی امید لگائی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کو پسند آ گئی۔ چنانچہ دونوں کو جہنم سے نکال لیا گیا۔ ❁